فاطمہ ریاض

#063

سوال نمبر 3

عقیدہ رسالت بیان کریں۔ انسانی زندگی میں اس کی اہمیت پر بحث کریں۔

جواب

تعارف:

عقیدہ رسالت سے مراد رسولوں پر ایمان لانا
رسول اللہ تعالیٰ سے بھیجے گئے پیامبر ہیں جو لوگوں
کو اپنی امت کو خدا کے بتائے ہوئے رستے پر چلنے
کی تعلیمات فراہم کرتے ہیں۔ آج جتنے بھی رسول
بھیجے گئے۔ سب نے اپنی امتوں کے سامنے اسلام کی
تبلیغ کی۔ آخر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم
تشریف لائے۔ آپ نے اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے
احکامات پر عمل کر کے ہمیں قرآن و سنت پر عمل
کرنے کا درس دیا۔ اور اپنی زندگی میں اور آخرت
کی زندگی میں سرخرو ہونے کا طریقہ بتلایا۔

عقیدہ رسالت کی معنی و مفہوم:

رسول کے معنی ہیں پیغام پہنچانے کے ہیں۔ چونکہ
رسول اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہیں اور
اس طریقہ کو لوگوں تک پہنچایا۔ اور اس پر عمل کرنے
کی تلقین کی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے آخری
نبی ہیں۔ آپ پر نبوت ختم ہوگئی۔ آپ نے

Scanned with CamScanner

اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا اور
اپنا مسلم اسوہ حسنہ پیش کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی تمہارے
لیے بہترین نمونہ ہے۔

رسول کی ضرورت کیوں پیش آئی :۔

اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو پیدا فرمایا۔ تو اس
کی تعلیم و تربیت اور اسلام کی اشاعت کے لیے کسی
نہ کسی رسول کی ضرورت پیش آئی۔ اسکلے لیے اللہ
تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مبعوث
فرمایا۔ آپ نے تمام لوگوں کو قرآن و سنت کا
درس دیا۔ اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ اور اس
کے لیے جزا و سزا بھی مقرر فرمائی۔

عقیدہ رسالت کی اہمیت :

عقیدہ رسالت کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ اسکی
اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم
نے اپنا اسوہ حسنہ پیش کیا۔ اور انسان کو اس
پر عمل کرنے کا حکم دیا۔
اگر رسول یا عقیدہ رسالت کا تصور نہ ہوتا تو انسان
بھٹک جاتا۔ وہ کبھی بھی صراط مستقیم پر نہ چلتا۔
بلکہ ہمیشہ شیطان کے جال میں پھنس جاتا ہے۔
اور اس کے چال و مکاری سے کبھی باہر نہ نکل
سکتا۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بھٹک جاتا

میں انسان کا شمار ہوتا۔ اور وہ کبھی اللہ اور اس
کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلتا اور جہنم کا
حق دار ٹھہرتا۔
اس لیے اللہ تعالیٰ نے رسول مبعوث فرمائے تاکہ
انسان کو اصل مقصد سے شناسا کروا سکیں۔
اور ان کو زندگی اور آخرت کے اصل مقصد سے
شناسائی حاصل کروا سکیں۔

حاصل کلام

عقیدہ رسالت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا
جا سکتا ہے۔ اس کے بغیر انسان کبھی بھی رہنمائی
نہیں حاصل کر سکتا۔ کیونکہ زندگی گزارنے کے
اصول رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بتلائے۔ اور
ان پر عمل کر کے ہی دنیا و آخرت میں کامیابی ممکن
ہے۔

اسلامی ریاست کا بنیادی مقصد فلاحی ریاست اور انصاف پسند معاشرے کو یقینی بنانا ہے۔ واضح کریں۔

جواب:

تعارف:

اسلامی ریاست سے مراد ایسی ریاست ہے جو قرآن و سنت کے تابع ہو۔ اس ریاست میں جو بھی اصول وضع کیے جائیں، عبادات کی جائیں، عبادت گاہیں تعمیر کی جائیں سب قرآن و سنت کے مطابق ہونا چاہیے۔ اور ایسی ریاست قائم ہو جس میں ہر امیر و غریب، ادنی و اعلیٰ کو انصاف فراہم کیا جائے۔ مشکل وقت میں اسکی مدد کی جائے۔ جہاں تمام مسلمان آزادی کے ساتھ اپنی عبادات کر سکیں۔ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کے تحفظ کا خاص خیال رکھا جائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کے ہاتھ، زبان سے دوسرا شخص محفوظ رہے"

اسلامی ریاست کا قیام:

اسلامی ریاست کے قیام سے مراد ایسی حکومت قائم کرنا جو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔ جہاں ہر انسان کے حقوق و فرائض کا خیال رکھا جائے۔ اچھے کام کرنے پر جزا اور برائی کے کام پر سزا دی جائے۔

Scanned with CamScanner

لوگوں کو بھائی چارے اور برابری کا درس دیا۔ ان کو اسلامی تعلیمات سے متعلق آگاہی فراہم کی جائے۔ ان کو زندگی گزارنے کے طریقے سلیقے سکھائے جائیں۔ تاکہ ایک اعلیٰ اسلامی ریاست کا قیام ممکن ہو سکے۔

اسلامی ریاست کے قیام کے مقاصد:

اسلامی ریاست کے قیام کا مقصد ایک ایسی ریاست کا قیام ہے جہاں عدل و انصاف عام ہو۔ لوگوں کو ان کے حقوق فراہم کیے جائیں۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔

عدل پر مبنی ریاست کا قیام:

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسی ریاست کے قیام کا حکم دیا جو عدل پر مبنی ہو۔ عدل کے معنی ہیں برابر تقسیم کرنا۔ یعنی کہ امیر ہو یا غریب، مسلمان ہو یا غیر مسلم، کالا ہو یا گورا، اس کو ہر عدل کی بنیاد پر دیا جائے گا۔ تمام فیصلے عدل کی بنیاد پر ہوں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: عدل کرو۔ یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔
(القرآن)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ عدل کے معاملے میں مشہور خلیفہ تھے۔ آپؓ نے حضرت عمرو بن العاص کو مصر کا گورنر بنا دیا۔ ان کے بیٹے نے کسی یہودی کو بنا کسی عذر کے کوڑے برسائے۔ اس نے آ کر آپؓ کو بتایا۔ آپؓ نے فوراً گورنر صاحب اور ان کے بیٹے کو بلایا۔ اور

اس یہودی سے کہا جتنے کوڑے اس نے تمہیں مارے ہیں تم بھی مارو۔ حضرت عمرو بن العاص نے درخواست کی کہ یہ مجھے مارے جائیں تو انہوں نے کہا باپ کی سزا بیٹا نہیں بھگتے گا اسطرح بیٹے کی سزا بھی باپ نہیں بھگتے گا۔ وہ خاموش ہو گئے۔ اور یہودی نے اسے اپنے کوڑے مارے۔ آپؓ نے فرمایا کہ اگر تم گورنر کے بیٹے ہو تو اپنے اختیارات کا غلط استعمال مت کرو۔ اور یہاں آپ نے عدل کی عظیم مثال قائم کی

انصاف پسند معاشرے کی تشکیل :-

انصاف سے مراد ایسا معاشرہ تشکیل دینا۔ ایسی ریاست کا قیام کرنا جو انصاف پر مبنی ہو۔ جہاں پر کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ اسکو وہ تمام ضروریات زندگی میسر ہو۔ جو کہ زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہیں۔ اور اس میں کسی قسم کی کوئی زیادتی نہ کی جائے۔ کوئی کرد بدل دا اور کمی بیشی نہ ہو۔ تمام لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔

امر بالمعروف نہی عن المنکر سے اعلیٰ معاشرے کا قیام :

امر بالمعروف نہی عن المنکر سے مراد اچھائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لوگوں کو نیکی کے کاموں کا حکم دو۔ نیکی کے کاموں کی اشاعت کرو۔ اور اگر کہیں برائی ہو رہی ہے تو اسے زبان، ہاتھ، سے روکو اور نیکی کا حکم دو۔ اس سے ایسی ریاست کا حصول ہو گا جو نیکی کے کاموں کی اشاعت کریگی اور برائی کے

کاموں سے رکی رہے گی۔

مساوات کے ذریعے اسلامی ریاست کا قیام:

معاشرے میں اسلامی ریاست کے حصول کے لیے، انصاف پسند اور فلاحی ریاست کے حصول کے لیے مساوات کا درس بہت ضروری ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں تمام مسلمان بھائی بھائی ہے۔ ان کے درمیان کسی قسم کی کوئی تفرقہ بازی نہیں ہے۔ اسلام کی نظر میں سب ایک ہے۔ کسی بھی شخص کو کسی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔

فلاحی ریاست کا قیام:

اسلامی ریاست کی تشکیل کا مقصد ایسی ریاست کی تشکیل ہے جس میں ہر امیر، غریب کو تمام حقوق میسر ہوں۔ لوگ ایک دوسرے کی مدد کریں ایک دوسرے پر ظلم نہ کریں۔ ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کریں۔ بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ باہم مساوات سے رہیں۔ ایک دوسرے کے کام آئیں انصاف پر مبنی ماحول ہو۔ لوگ برائی کرنے سے دور رہیں۔

حاصل کلام:

اسلامی ریاست کا مقصد عدل و انصاف پر مبنی معاشرے کی تشکیل کا نام ہے۔ جہاں ہر لوگوں کو ان کے حقوق برابر میسر ہوں۔ کسی قسم کے ظلم و زیادتی کا سامنا نہ ہو۔ ایسا معاشرہ ہو جو معاملات اور رسالت و ختم نبوت پر مبنی ہو۔ تاکہ ایک بہترین اور اسلام کے مطابق ریاست کی تشکیل کی جا سکے۔

Scanned with CamScanner

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں توکل اور تقویٰ کے تصور پر بحث کریں۔

جواب:

تعارف:

اسلام میں توکل اور تقویٰ کے حصول کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ توکل سے مراد یقین کامل رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرنا، یقین کامل رکھنا یقین کامل سے تقویٰ کا حصول بھی ممکن ہے۔ تقویٰ سے مراد پرہیزگار، ایسا راستہ جہاں سے گزرنے کی، جس برائی کے رستے پر چلنے کی ممانعت ہے اس سے رک جانا اور پرہیزگاری کا مظاہرہ کرنا۔ توکل اور تقویٰ سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاسکتی ہے۔

توکل سے کیا مراد ہے؟

توکل سے مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرنا اور ان پر یقین رکھنا۔ کہ ان پر عمل کر کے آخرت میں اور اس دنیا میں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

مجھ سے صبر اور توکل کے ساتھ دعا مانگو بیشک میں تمہاری سنتا اور قبول کرتا ہوں۔

تقویٰ کے معنی ومفہوم

تقویٰ کے معنی پرہیزگاری کے ہیں۔ کسی برائی کے کام سے رک جانے کے ہیں۔ ایسے اعمال سے اپنے آپ کو روکوں کے رکھنا جن پر اللہ اور اسکے

رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کرنے سے منع فرمایا ہے۔
بیشک اس میں انسان کا کتنا ہی فائدہ کیوں نہ ہو
لیکن اگر وہ قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ایسا
کام کرنے سے شریعت نے منع فرمایا ہے تو اس سے رک
جانا ہی تقویٰ کہلاتا ہے۔

Scanned with CamScanner